REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۷   شمارہ ۲۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۶ر شعبان ۱۳۹۸ھ   ۱۳ر وفاء ۱۳۵۷ہش   ۱۳ر جولائی ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ر وفاء (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل ۸؍۷ میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اِن دنوں لندن میں قیام فرما ہیں۔ اور عنقریب افریقہ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے جانے والے ہیں۔ آمدہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۰ر وفاء (جولائی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلمہ اللہ کے آنکھ کے کامیاب اپریشن کے بعد مورخہ ۵؍۷ کو امرتسر سے مع عزیز صاحبزادہ سلمہ اللہ واپس قادیان تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمدُ لِلّٰہ ؕ

"مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر تبادلۂ خیالات کی دعوت پر مشتمل

دی برٹش کونسل آف چرچز کا جاری کردہ مفصّل بیان

(اور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے دعوت قبول کرنے کے عہد آفریں اعلان کا مکمّل متن

"مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعتِ احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام لندن میں ۲ر تا ۴ر جون ۱۹۷۸ء منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس مغرب میں اسلام کی فتح کو آشکار کرنے کا موجب بنی۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ اسلام کی اس فتح کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے کہ کلیسیائے انگلستان کو اس کانفرنس کا نوٹس لینا پڑا۔ چنانچہ تمام برطانوی چرچوں کی مشترکہ تنظیم "دی برٹش کونسل آف چرچز" نے اس موقعہ پر ایک اعلامیہ پریس ریلیز کے طور پر جاری کیا جس میں جماعتِ احمدیہ کو "مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر تبادلۂ خیالات کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اس اعلامیہ کی ایک نقل امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کو ایک خط کے ہمراہ ارسال کرکے اُسے تبادلۂ خیالات کی باضابطہ دعوت کی شکل دے دی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں نہ صرف اس دعوت کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا بلکہ یہ بھی واضح فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ نہ صرف لندن میں بلکہ دُنیا کے ہر برِ اعظم میں برٹش کونسل آف چرچز کے نمائندوں اور اسی طرح رومن کیتھولک چرچز کے نمائندوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے لئے تیار ہیں۔ —— ذیل میں برٹش کونسل آف چرچز کے مُرسلہ اعلامیہ کا مکمل متن اور اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ کے عہد آفریں انگریزی اعلان کا اُردو ترجمہ جو الفضل مورخہ ۲۴؍۶؍۷۸ میں شائع ہوا ہے ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے ؎

(ایڈیٹر بدر)

امام مسجد لندن کے نام برٹش کونسل آف چرچز کا مکتوب

بخدمت بی۔ اے۔ رفیق صاحب امام مسجد لندن   ۲۵ر مئی ۱۹۷۸ء
۱۶۔ گریس ہال روڈ، لندن ایس ڈبلیو ۱۸

ڈیر رفیق صاحب!

مَیں اُس بیان کی ایک نقل آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جو اُس بین الاقوامی کانفرنس کے متعلق ہے جسے آپ اگلے ہفتہ کے دَوران لندن میں منعقد کر رہے ہیں۔ اِس بیان کو ہم برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے پریس ریلیز کے طور پر جاری کر رہے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ قبل اس کے کہ یہ بیان پریس میں اشاعت کے لئے دیا جائے اس کی ایک نقل براہِ راست آپ کی خدمت میں پہنچادی جائے۔ ہمارے نزدیک یہ امر ناپسندیدہ نہ ہوگا کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے آپ اُس میں سے کوئی ایک حصّہ منتخب کرکے اُسے توڑ مروڑ کر پیش کریں۔

مَیں آپ کی توجہ اُس خواہش کی طرف مبذول کراتا ہوں جس کا اظہار ہم نے مکمل بیان کے آخر میں درج شدہ تین نکات میں سے دوسرے نکتہ میں) کیا ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ آئندہ کسی وقت آپ کی احمدیہ مُسلم کمیونٹی کے بعض نمائندے اور برٹش کونسل آف چرچز کی کمیٹی کے ہمارے بعض نمائندے باہم مل کر تبادلۂ خیالات کریں۔

آپ کا مخلص

دستخط:—

ریورنڈ سیسل ہارگریوز
(Rev. Cecil Hargreaves)

کونسل کے جاری کردہ اعلامیہ اور بیان کا مکمّل متن

اِعلامیہ "۲ر سے ۴ر جون ۱۹۷۸ء تک منعقد ہونے والی لندن کی احمدیہ مُسلم کانفرنس کے متعلق برٹش کونسل آف چرچز کا اعلامیہ:-

حال ہی میں قائم ہونے والی برٹش کونسل آف چرچز کی دُوسرے مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ تعلقات کی کمیٹی نے اپنے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۳ر مئی ۱۹۷۸ء میں عیسائیوں کی اِس بارہ میں رہنمائی کی ہے کہ مُسلم جماعتِ احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن میں ۲ر تا ۴ر جُون ۱۹۷۸ء، منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس پر اُن کا ردِ عمل کیا ہونا چاہیئے۔

کمیٹی جماعتِ احمدیہ سمیت دُوسرے مذاہب اور نظریات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ کُھلے اور تعمیری تبادلۂ خیالات پر آمادگی کا اظہار کرتی ہے۔ وُہ محسوس کرتی ہے کہ کانفرنس کی جس انداز سے تشہیر کی گئی ہے اس سے بحث و تمحیص کا دروازہ کُھل سکتا ہے۔ اور وُہ عیسائیوں کے لئے کسی قدر اُلجھن اور دِل آزاری کا موجب بھی ہو سکتی ہے۔ کمیٹی برطانیہ کے عیسائیوں کی طرف سے عیسائیوں کے اِس حتمی اعتقاد کا پھر اعادہ کرتی ہے کہ مسیح نے یوروشلم میں صلیب پر جان دی۔ مرنے کے بعد وُہ زمین میں دفنایا گیا۔ تیسرے دِن خُدا نے اُسے جی اُٹھایا۔ اور اب وُہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

(مزید تفصیلات ایک بیان کی شکل میں ساتھ منسلک ہے)

(آگے مُسلسل صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؎

معلومات حاصل کرنے سے متعلق تمام خطوط وغیرہ درج ذیل پتوں میں سے کسی ایک پتہ پر روانہ کئے جائیں :-

1) Dr. David Kerr
Selly oak colleges,
Birmingham
(021) 4724231

2) Ret. Rev. David Brown
Bishop of Guilford
Tel. Guilford (0483)
73922 or 32868.

بیان کمیٹی کا جاری کردہ مکمل بیان یہ ہے :-

یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ برطانیہ کی احمدیہ موومنٹ نے "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر لندن میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے جو ۲ سے ۴ جون تک جاری رہے گی۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں جو موضوعات زیر غور آئیں گے وہ جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ کے گرد گھومتے ہیں کہ مسیح کو صلیب پر سے اُس کے شاگردوں نے اُتارا تھا، اُس نے زخموں کے اندمال اور صحت یابی کے بعد خفیہ طور پر ایران، افغانستان اور کشمیر سفر اختیار کیا۔ اور بالآخر کشمیر میں طبعی موت سے وفات پائی۔ اور وہیں ایک مقبرہ میں دفن ہوا جو آج بھی سرینگر میں موجود ہے ہم یاد دہانی کے طور پر یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ برصغیر کے اُس علاقہ میں جو مشرقی پنجاب کہلاتا ہے۔ اُنیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں معرض وجود میں آئی۔ اس جماعت کا آغاز مرزا غلام احمد کی تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں ہوا۔

ہم لندن کانفرنس پر علی الاعلان تبصرہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ عرصہ ہوا راسخ العقیدہ مسلمان مذہبی زعماء احمدیوں کے اس عقیدہ کو کہ مسیح نے کشمیر جاکر وہاں طبعی موت سے وفات پائی خلاف قرآن قرار دے کر اس کی تردید کر چکے ہیں۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ برطانیہ میں مقیم دوسرے مسلمانوں کا یہ کام ہے کہ وہ لندن کانفرنس اور اس میں زیر غور آنے والے موضوع پر تبصرہ کریں۔ تبصرہ سے ہماری ہچکچاہٹ کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اس امر کا شدید احساس ہے کہ ماضی میں عیسائیت دوسرے مذاہب اور ان کے بنیادی عقائد کو جارحانہ اور منفی قسم کے حملوں کا نشانہ بناتی رہی ہے۔ یہ حملے اسی نوعیت کے ہوتے تھے جس نوعیت کے حملے عیسائیت کے بنیادی عقائد پر احمدی اب کر رہے ہیں۔ جب ہم پر ایسے حملے ہوں تو ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم ضرورت سے زیادہ مدافعت کا مظاہرہ کریں۔

تاہم اس کانفرنس کی جس طرح تشہیر کی گئی ہے، چونکہ اس سے بحث کا دروازہ کھلنے کا امکان ہے اس لئے ہم بطور تبصرہ تین باتوں کا اعادہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہیں :-

(۱) "واقعہ صلیب کی تاریخی حقیقت اور مسیح کی صلیبی موت پر جس کی تصدیق اناجیل اربعہ اور ابتدائی دور کی مسیحی روایات سے ہوتی ہے ہم اپنے ایمان و اعتقاد کا دوبارہ اعلان کرتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح کی صلیبی موت (May seem a scandal and an affront to Divine Justice) خدا تعالیٰ کی صفت عدل پر حرف گیری اور اس کی ہتک کے مترادف محسوس ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمیں اپنے عقیدہ کی رُو سے مسیح کی صلیبی موت میں خدا کی وہ محبت جلوہ گر نظر آتی ہے جو دوسروں کی خاطر دُکھ اُٹھاتی ہے۔ اور سزا کے بغیر معاف نہیں کرتی۔

(۲) ہم مستقبل میں (کسی تشہیر کے بغیر) ایک طرف جماعت احمدیہ کے مسلمانوں اور دوسری طرف عیسائیوں کے مابین لندن میں یا کہیں اور تبادلۂ خیالات کے متمنی ہیں تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی مہر و محبت اور رحم کی صفات نیز اس ضمن میں مسیح کی اہمیت سے تعلق رکھنے والے مسائل کے بارہ میں ایک دوسرے کے معتقدات کو باہمی طور پر سمجھ سکیں۔

(۳) اگرچہ ہم اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ مسیح کے وسطی ایشیا یا برصغیر ہند میں جانے کی کوئی محکم شہادت موجود ہے تاہم اس حقیقت کو ہم کلی طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ یسوع (جسے ابدی زندگی حاصل ہے) کی ذات کا تعلق تمام قوموں اور تمام ملکوں سے ہے اور یہ کہ ابتدائی صدیوں میں مسیحی تحریک اور مختلف ثقافتوں کے مابین جملہ روابط پر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیئے اور اُن کے بارہ میں حقائق معلوم کرنے چاہئیں"

(آگے دیکھئے صفحہ ۹ پر)

لندن کانفرنس کی شاندار کامیابی کے بارہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا گرامی نامہ

احباب جماعت کو پُرشفقت السلام علیکم اور دعاؤں کی تحریک

قادیان ۸ وفاء (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے ایک تازہ گرامی نامہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کے نام موصول ہوا ہے جس میں حضور انور نے تمام احباب جماعت کو پُرشفقت السلام علیکم کا پیغام ارسال فرمایا ہے اور لندن کانفرنس کے ہر لحاظ سے کامیاب رہنے کی ایمان افروز اطلاع سے سرفراز فرمایا ہے اور اس کے شاندار نتائج کی طرف بھی واضح اشارہ فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے والا نامہ کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل ہے :- (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لندن
۸/۶/۱

عزیزم مرزا وسیم احمد صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

..... الحمد للہ کہ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ عیسائیوں میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ بعض کو مزید تحقیق کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ بدر کو اب تک پوری رپورٹ پہنچ چکی ہوگی۔ انشاء اللہ[1]

تمام افراد جماعت کو میرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچا دیں۔ غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

[1] الحمد للہ بدر میں یہ ایمان افروز رپورٹ دیگر جملہ مضامین کو روک کر ساتھ کے ساتھ شائع کی جاتی رہی ہے اور زیر نظر پرچہ میں بھی اسی سلسلہ کے مزید رُوح پرور کوائف شریک اشاعت ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلّمہٗ ربّہٗ کی آنکھ کا کامیاب اپریشن

قادیان ۸ جولائی۔ عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلّمہ اللہ تعالیٰ ابن محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی دائیں آنکھ کا "SQUIN" کا اپریشن مورخہ ۳ جولائی کو ککڑ ہسپتال امرتسر میں ہوا جو خدا کے فضل سے کامیاب ہے۔ تاہم ابھی آنکھ میں ورم ہے۔ مورخہ ۱۲ جولائی کو پھر امرتسر جاکر معائنہ کرانا ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز صاحبزادہ سلّمہ کی آنکھ کی جملہ تکالیف کو دور کر دے۔ اور ہر طرح سے صحت و عافیت کی لمبی زندگی دے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذریت طیبہ کے حق میں جو عظیم دعائیں فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز صاحبزادہ سلّمہ کو بھی اُن سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اور اس کامیاب اپریشن کے بعد نورِ بصارت بھی تیز ہو اور نورِ بصیرت سے بھی نوازے۔

اللّٰھم آمین۔

قسط اوّل

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے اہم موضوع پر

لندن میں سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی مختصر رُوداد

قبرِ مسیح کی حفاظت کے متعلق ایک اہم قرارداد

کانفرنس کے موقع پر دیدہ زیب اور پُر از معلومات نمائش کا اہتمام

لندن کی کسرِ صلیب کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی رُوداد بدر کے گزشتہ پرچہ میں شایع کی جا چکی ہے۔ اب دوسرے روز کی مختصر رُوداد جو مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد کے قلم سے اخبار الفضل مجریہ ۲۶/۶/۷۸ میں شائع ہوئی ہے ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے (اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو لندن جیسے شہر میں جو عیسائیت کا ایک بہت بڑا گڑھ ہے کئی قسم کی مخالفتوں کے باوجود ایک ایسی بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ترقی میں ایک اور اہم قدم ثابت ہوگی اور اس سے دنیا پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ مسیح موعود نہ تو یہودیوں کے کہنے کے مطابق مصلوب ہو کر نعوذ باللہ لعنتی ٹھہر سکتے تھے اور نہ صلیبی موت سے مر کر عیسائیوں کا کفارہ ٹھہر سکتے بلکہ ان کو صلیبی موت سے مخلصی حاصل ہوئی اور وہ اپنی باقی زندگی اپنی بعثت کی غرض و غایت کو پورا کرنے میں کوشاں رہے اور پھر طبعی وفات پائی ان کی آمد ثانی کے بارہ میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب آپ کے مماثل اور مشابہ وجود یعنی مسیح محمدی کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں۔

کانفرنس کے دوسرے روز کی کارروائی

یہ بین الاقوامی کانفرنس جس کا افتتاح کل ۲ر جون بعد دوپہر ہوا تھا آج ۳ر جون کو بھی جاری رہی اس میں حاضرین کی تعداد میں کل سے بھی زیادہ اضافہ ہو گیا ایڈیٹوریم اور ANNEXE ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی تو انٹرنس ہال (FOYR) جس میں نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا اس میں آج بھی ایک زائد لاؤڈ سپیکر نصب تھا تاکہ وہ حضرات بھی تقریریں سن سکیں جنہیں اندر ہال میں جگہ نہ مل سکی تھی۔

پہلی تقریر

پروگرام کے مطابق آج پہلا اجلاس ۱۰ بجے مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب واشنگٹن کی صدارت میں تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد پہلی تقریر مکرم عبدالسلام میڈسن کی تھی جو ڈنمارک کے ممتاز شہری، کئی مذہبی کتابوں کے مصنف اور ڈینش میں قرآن مجید کے مترجم ہیں)۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا

"حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات۔ قرآن کریم اور اسلامی شواہد کی روشنی میں"

آپ نے اپنے موضوع کی نسبت سے آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں تفصیل سے بتایا کہ دوسرے انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک بشر رسول تھے۔ اور زندگی کے تمام لوازمات ان کے لاحق تھے بشریت کا طبعی نتیجہ فنا ہے جو موت کی صورت میں انسان پر وارد ہوتی ہے یہ قدرت کا اٹل قانون ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اس طبعی عمل سے باہر نہیں رہ سکتے چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کو صلیبی موت سے مخلصی بخشی اور وہ اپنی باقی عمر اپنے مشن کی تکمیل میں کوشاں رہے اور بالآخر طبعی موت سے وفات پا کر اعلیٰ علیین میں جا شامل ہوئے۔

دوسری تقریر

مکرم میڈسن صاحب کے بعد محترم بشیر احمد خان رفیق امام مسجد لندن نے تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے متعلق یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے نقطہ ہائے نظر کو بیان کرنے کے بعد اپنے مقالہ کے اصل موضوع یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات بائیبل کے بیانات کی روشنی میں ان تصرفاتِ الٰہیہ کا تفصیل سے ذکر کیا جن کی بدولت حضرت مسیح صلیبی موت کی لعنت سے بچ گئے تھے انہوں نے اپنی عمر عزیز کا باقی حصہ اسرائیل کے ان قبائل کو شریعت موسویہ پر قائم کرنے میں گزارا جو یروشلم سے کشمیر تک پھیلے ہوئے تھے۔

امام صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح کا خود اپنا بیان ہے اور اسے انجیل نے ریکارڈ کیا ہے کہ جب یہودیوں نے ان سے نشان مانگا تو آپ نے فرمایا ان کو یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہیں دکھایا جائے گا اس نشان کی اہمیت بتلاتے ہوئے امام صاحب نے فرمایا جس طرح حضرت یونس علیہ السلام تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باوجود زندہ رہے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد زندہ تھے تین دن تک قبر نما کمرے میں زندہ رہے اور وہاں سے زندہ ہی باہر نکلے تھے۔

تیسری تقریر

اس روز کے پہلے اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ کی تھی چوہدری صاحب موصوف جماعت احمدیہ کی وہ مایہ ناز شخصیت ہیں جنہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گرانقدر خدمات کے علاوہ عالمی شہرت کے لحاظ سے بھی بلند مقام حاصل ہے آپ نے اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ

"حضرت مسیح کا مقام ایک عبد کا تھا یا معبود کا"

یعنی کیا وہ خدا تھے یا خدا کے بندے تھے حضرت چوہدری صاحب نے بعض یہودی اور عیسائی محققین کے نظریات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا مسیح سر تا پا بشر تھے وہ خدا کے ایک نبی تھے خدا نہیں تھے آپ کو اگر انجیل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بائیبل کا ایک عام محاورہ ہے جسے استعارۃً نبیوں اور نیکوں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے اس سے کسی طرح بھی الوہیت ثابت نہیں ہوتی اور نہ مسیح نے خود کبھی الوہیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اقنوم ثانی یعنی "خدا بیٹے" کا عقیدہ بعد کی ایجاد ہے جو مذہبًا باعث حیرت اور عقلاً غیر معقول ہے تثلیث کا عقیدہ خدا کی صفت رحم اور الوہیت باری کے تصور کے سراسر خلاف ہے حضرت چوہدری صاحب نے اپنے مقالہ کے آخر میں تثلیث کے رد میں قرآن کریم کی بعض آیات بھی پیش کیں۔

حضرت چوہدری صاحب مدظلہ کی نہایت درجہ عالمانہ تقریر ایک گھنٹے تک جاری رہی جس کا سامعین پر گہرا اثر ہوا ایک مقرر نے اس کا برملا اظہار کیا اور کہا کہ جس متوازن طریق پر چوہدری صاحب نے تثلیث کے رد میں دلائل دیئے ہیں پادریوں کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں۔

دوپہر کے کھانے کا وقفہ

محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد اس روز کا پہلا اجلاس ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ اس وقفہ کے دوران کانفرنس میں شریک غیر ملکی نمائندگان اور بعض مقامی احباب نے انسٹی ٹیوٹ کے ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا یہاں ایک ہی جگہ قریبًا ایک ہی دسترخوان پر دنیا بھر کے نمائندگان ایک دوسرے سے گھل مل کر باتیں کرتے رہے ریسٹورنٹ کے اندر اور باہر لان میں خوب گہما گہمی رہی۔ دوست ایک دوسرے سے ملتے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے کہ انہیں اس تاریخی کانفرنس میں شرکت کرنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کس طرح اس بین الاقوامی مذاکرہ میں پڑھے

جانے والے مقالہ جات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی نوے سال قبل کے پیش کردہ نظریات کی تصدیق و تائید ہو رہی ہے۔ اسلام کی صداقت ظاہر ہونے کے لئے تحقیقات کی نئی سے نئی راہیں کھل رہی ہیں اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سہ روزہ کانفرنس کو احمدیت کی صداقت کے لئے ایک اہم نشان بنا دیا ہے۔ اور دنیا کو حق کی شناخت کے لئے ایک اور اہم موقع فراہم کر دیا ہے۔

دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر

وقفہ کے بعد اس روز کا دوسرا اور کانفرنس کا تیسرا اجلاس اڑھائی بجے دوپہر مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنا مقالہ بعنوان "اسرائیل کے گم شدہ قبائل" پیش کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کا مسئلہ یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے توجہ طلب ہے اور اس سلسلہ میں منقولی اور معقولی دلائل اور تاریخی شواہد رو سے جو صداقت ابھرتی ہے درخور اعتنا ہے خواہ اس سے کسی کے نظریات راسخہ ہی کیوں نہ بدل لیں۔

حضرت میاں صاحب نے حضرت مسیح کی صلیبی موت سے بچ نکلنے کی شہادتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح صلیب پر مر کر تیسرے دن زندہ ہو گئے اور جسد عنصری آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے مگر یہ تین دن کا وقفہ معنی خیز ہے عقل کہتی ہے اور انجیل کی شہادت اس کی مؤید ہے کہ مسیح زندہ تھے اور یہ تین دن کا وقفہ دراصل ان کے زخموں کے علاج کے لئے تھا تاکہ ان میں کچھ سکت آ جائے اور وہ ہجرت کرنے کے قابل ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت مسیح کے وقت یہود کے بارہ قبائل میں سے صرف دو فلسطین میں تھے اور باقی دس بر وشلم سے ہندوستان تک پھیلے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح کی بعثت کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا تھا جب تک وہ بنفس نفیس ان قبائل میں موجود رہ کر انہیں رشد و ہدایت سے سرفراز نہ فرما لیتے۔ حضرت میاں صاحب نے یورپین مصنفین، مسلم مؤرخین کشمیر اور دو ہندو محققین جن میں پنڈت جواہر لعل نہرو بھی شامل ہیں کے حوالے سے بتایا کہ کشمیر افغانستان اور ہندوستان کے کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں کے رہنے والے لوگ اپنی عادات اور روایات، رسم و رواج اور اپنے خد و خال کے لحاظ سے صدیاں گزر جانے کے باوجود بنی اسرائیل سے گہری مشابہت رکھتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان فرمایا تھا کہ عیسائیت پر زوال نہیں آئے گا اور نہ اسلام کی ترقی رکے گی جب تک کہ مسیح موعود نہ آ جائیں جس کے ہاتھوں پر صلیب نے پاش پاش ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وعدہ کے مطابق آ گئے آپ نے کسر صلیب کی مہم کا آغاز فرمایا اور آپ صلیبی مذہب کے خلاف ساری زندگی قلمی جہاد کرتے رہے۔ آپ نے عیسائیت کے خلاف جو علم کلام پیدا کیا ہے آئے روز نئے سے نئے انکشافات اور جدید تحقیقات سے اس کی تائید ہو رہی ہے اب وقت آ گیا ہے کہ اسلام کی ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹیں دور ہوں گی اور مسیح محمدی کے ذریعہ آفتاب صداقت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو گا اور دنیا اپنے رب کریم کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

حضرت میاں صاحب کی اس جامع و مانع تقریر پر سامعین نے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ آپ کی تقریر ہر لحاظ سے پسند کی گئی اور حاضرین اس سے بہت متاثر ہوئے۔

دوسری تقریر

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور نے حادثہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کی ہجرت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تاریخی شواہد اور پختہ دلائل کی رو سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے بچ گئے تھے اور اپنی باقی عمر انہوں نے بنی اسرائیل کے بکھرے ہوئے قبائل کو دین موسوی پر اکٹھا کرنے میں گزار دی تھی اور جس جدوجہد میں بالآخر ایسی جگہ جا پہنچے جو بہشت نما ہے۔

محترم شیخ صاحب نے مختصر حاضری کی دستاویزی انکشافات اور عیسائی محققین کے بعض مستند حوالہ جات کی رو سے مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور مابعد زندگی کے حالات و واقعات پر سیر حاصل بحث کی اور مسیح کی یروشلم سے ہجرت کا ایک ثبوت یہ بھی تھے کہ آپ جس علاقہ سے گزرے وہاں ان کا کوئی نہ کوئی تشخص قائم ہو تا چلا گیا۔ مثلاً ایران میں آپ کے ماننے والوں کے نزدیک آپ ناصر کہلائے، ہندوستان میں پہنچے تو یوز آسف کہلائے اور یہاں سے آگے بڑھ کر کشمیر میں قدم رکھا تو یوز آسف کے نام سے مشہور ہو گئے۔

انگریزی زبان کے چوٹی کے مقررین اور اہل زبان کی صف میں محترم شیخ صاحب صاف پہچانے جاتے تھے پھر بھی ان کی ہمت قابل داد ہے کہ انہوں نے اپنا مقالہ بڑی خود اعتمادی سے پیش کیا۔

عیسائی محقق کی آخری تقریر

"حضرت مسیح کی زندگی کے کچھ واقعات" یہ تھا وہ موضوع جس پر آخر میں انگلستان کے ایک عیسائی محقق مسٹر آر۔ سی۔ ای۔ سکال فیلڈ نے تقریر کی۔ یہ ملازمت کے سلسلہ میں امریکہ، مشرق وسطی، ہندوستان اور برما میں تعینات رہے اور ان ملکوں کی تہذیب و ثقافت سے بہت متاثر ہوئے اور اس طرح موازنہ مذاہب میں ان کی گہری دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اسی دوران، وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر سے بھی روشناس ہوئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی ایک سچی کہانی ہے جس کا بائبل سے سراغ لگانا ممکن ہے۔

مسٹر سکال فیلڈ نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ احمدی تو نہیں لیکن ایک غیر متعصب محقق کی حیثیت میں وہ احمدیت کی خوبیوں کے معترف ہیں بالخصوص حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات ثابت کر کے بانی سلسلہ احمدیہ نے جو زبردست کارنامہ سر انجام دیا ہے اس سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر مر گئے تھے تو یہ ان کی ناکامی کی دلیل ہے۔ اور اس سے لازماً ماننا پڑتا ہے کہ بدی کی نیکی پر فتح ہوئی، جہالت حق پر غالب آ گئی اور یہ ایسا خیال ہے جو عیسائیوں کو مورد الزام ٹھہراتا ہے۔ جب کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات ہی ایک صحیح خیال اور حوصلہ افزا بات ہے

قبر مسیح کی حفاظت کے متعلق ایک اہم قرارداد

سلسلہ تقاریر کے آخر میں مکرم بشیر احمد خان رفیق امام مسجد لنڈن نے جو اس کانفرنس کے چیف آرگنائزر بھی تھے کانفرنس کے سامنے ایک قرارداد پیش کی جسے کانفرنس نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اس قرارداد میں بھارتی حکومت سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ وہ خانیار سرینگر میں واقع روضہ بل کو ایک تاریخی اور مذہبی یادگار کے طور پر اس کا درجہ تسلیم کرے جس کے متعلق یہ بین الاقوامی کانفرنس یہ سمجھتی ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مقبرہ ہے۔

اس قرارداد کے ذریعہ یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ اس مقبرہ کی باقاعدہ دیکھ بھال کی جائے اور اس کی حفاظت کے پیش نظر اس کی فوری مرمت کروائی جائے۔ اور اس کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے متعلق مزید تحقیق کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

نیز یہ بھی قرار پایا کہ اس قرارداد کی ایک نقل اقوام متحدہ کے سیکرٹری برائے تعلیمی، سائنسی و ثقافتی امور کو اس درخواست کے ساتھ بھجوائی جائے کہ وہ اس سلسلہ میں بھارتی حکام کو امداد بہم پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

یہ اجلاس طے شدہ پروگرام کے مطابق چھ شام تک جاری رہنا تھا چھ بج چکے تھے۔ سوالات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ابھی تک جاری تھا جو اس بات کی دلیل تھی کہ سامعین کانفرنس کی کارروائی میں بڑی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ سوالات اتنے زیادہ تھے کہ ان کے جوابات دینے کے لئے ایک (Pannel) گروپ مقرر کیا گیا تھا جو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، مکرم عبد السلام میڈسن اور مکرم امام رفیق صاحب پر مشتمل تھا۔ جوابات کے نہایت درجہ دلچسپ سلسلے کو شروع ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ہال کے ارباب حل و عقد کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا چنانچہ ان کے پیہم اصرار پر یہ اجلاس چھ بج کر دس منٹ پر ایسے حال میں برخاست ہوا کہ سامعین ابھی کچھ سننا چاہتے تھے لیکن منتظمین کانفرنس وقت کی پابندی کے اصول کے سامنے مجبور تھے۔

دستاویزی نمائش

اس سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کو ایک یہ خصوصیت بھی حاصل ہوئی کہ اس موقع پر مشن کی طرف سے ایک ...

(باقی صفحہ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تبلیغی سفر یورپ

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور کے اعزاز میں برطانوی دارالعوام میں دعوتِ استقبالیہ اور اس میں ممبرانِ پارلیمنٹ اور مختلف ممالک کے سفراء کی شرکت

۵ تا ۷ جون ۱۹۷۸ء

احباب سے ملاقاتیں

۵ر جون حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بین الاقوامی کانفرنس کے کامیاب اختتام کے بعد جسے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضلوں سے نوازا ہے اہم دینی اور جماعتی کاموں میں مصروف رہے ساڑھے گیارہ بجے سے اڑھائی بجے تک مقامی جماعت کے بعض دوستوں کے علاوہ غیر ملکی مندوبین کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا جو واپس جانے سے پہلے حضور کی ملاقات کے متمنی تھے اس کے بعد تین بجے حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر مشن ہاؤس کے لان میں ایک بجے تک احباب میں رونق افروز رہے مندوبین میں سے اکثر کا یہ تأثر تھا کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہے ہیں جس ملک میں جائیں جہاں جائیں احمدیت کے حق میں ایک زبردست رو چل رہی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ آپ نے اسی ضمن میں غانا (مغربی افریقہ) کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پہلے یہ حال تھا کہ وہاں پر خدا کی راہ میں اتنے پیسے ایک سال میں جمع نہیں ہوتے تھے جتنے اب ہر ایک ایک جلسے کے موقع پر جمع ہو جاتے ہیں۔

۶ر جون حضور آج بھی جماعتی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ تین گھنٹے تک احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں اس روز بھی زیادہ تر بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے مندوبین تھے جو واپس جانے سے پہلے حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

شام کی سیر

نماز عصر کے بعد حضور مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ویزلے گارڈن (WISLEY GARDEN) میں سیر کے لئے تشریف لے گئے ارکین قافلہ کے علاوہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مع بیگم صاحبہ امام بشیر احمد خان صاحب رفیق۔ منیر الدین شمس صاحب۔ منیر احمد خان رفیق صاحب۔ وسیم احمد چوہدری (ابن مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب ربوہ) اور سعید احمد صاحب جیوال بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

یہ باغ اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے مختلف اقسام کے رنگا رنگ کے پھولوں سے اٹا پڑا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں مختلف قسم کی سبزیوں اور پھلوں کے نمونے بھی موجود ہیں حضور نے یہاں کچھ دیر تک چہل قدمی کی اور باغ کے اندر ایک ریسٹورنٹ میں افراد خاندان اور خدام سمیت چائے پی۔

واپسی پر رچ منڈ پارک (RICH MOND PARK) میں سے گزرتے ہوئے سینکڑوں ہرن اور چیتل کے ریوڑ نظر آئے جو بڑے مست ادھر اُدھر پھر رہے تھے۔ یہ سب ہرن کوئین کی ملکیت ہیں۔ ان کا شکار منع ہے لوگ جوق در جوق اس باغ میں سیر کے لئے جاتے ہیں لیکن کیا مجال کوئی آدمی شکار کی نیت سے ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھے۔

ہاؤس آف کامنز میں دعوتِ استقبالیہ!

۷ر جون جماعت احمدیہ کے لئے ایک اور رنگ میں خوشی کا دن تھا اس روز حضرت صاحب کی برطانیہ میں تشریف آوری پر برطانوی پارلیمنٹ کے ایک معزز رکن مسٹر ٹام کاکس (TOM COX) نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں چار بجے شام ہاؤس آف کامنز (دارالعوام) میں ایک شاندار دعوتِ استقبالیہ دی۔

اس دعوت میں شمولیت کے لئے حضور انور ساڑھے تین بجے مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، چوہدری ظہور احمد صاحب، چوہدری سلیم ناصر صاحب خاکسار راقم الحروف اور منیر الدین شمس صاحب نائب امام بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور کی موٹر کار جس پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا ٹھیک چار بجے ہاؤس آف کامنز کے سامنے پہنچی تو مکرم بشیر احمد خان رفیق امام مسجد لندن اور مسٹر ٹام کاکس نے آگے بڑھ کر حضور کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور حضور کے ساتھ تصویر کھنچوائی ازاں بعد حضور مسٹر ٹام کاکس کی معیت میں مختلف گیلریوں میں سے گزرتے ہوئے اس جگہ تشریف لے گئے جو ہے تو پارلیمنٹ کے ممبروں کا ڈائننگ روم لیکن اس وقت ایک ایسی دعوت کے لئے مخصوص تھا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ مہمانِ خصوصی تھے۔

اس دعوت میں وانڈز ورتھ، کرائیڈن، کینز نگٹن، چیل سی اور ویسٹ منسٹر کے میئرز کے علاوہ انگلستان کے مختلف علاقوں کے ۱۸ ممبرز پارلیمنٹ پاکستان سوسائٹی کے صدر اور سیکرٹری مارلیشس، چیکوسلاواکیہ اور پرتگال کے ڈپٹی ہائی کمشنرز۔ بولیویا ارجنٹائن اور کیوبا کے سفیر، پاکستان میں برطانوی سفارت خانہ کے ایک سابق سیکرٹری مسٹر ہیلیلی۔ سابق ڈائریکٹر تعلیمات کینیا اعلیٰ حکام اور ان کی بیگمات مذاہب عالم کے چند معزز اراکین بعض سکھ اور ہندو احباب اور پریس کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں وہ غیر ملکی مندوبین جو کانفرنس میں شریک تھے اور ابھی تک لندن میں مقیم تھے ان کی ایک خاصی تعداد بھی دعوت میں شامل تھی۔

سب سے پہلے میئرز اور پھر پارلیمنٹ کے معزز اراکین، سفراء اور دوسرے معززین نے حضور کو بڑے ادب و احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا اور باری باری حضور سے نہایت مخلصانہ انداز میں ہاتھ ملائے اور تعارف کرایا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے تھے جو تقسیم ملک سے پہلے ہندوستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے تھے حضور سے ملتے ہی قیام ہندوستان کی یاد تازہ کرنے لگے اکثر ایسے بھی تھے جو مذہبی اور عالمی موضوعات پر حضور کی گفتگو کو بڑی دلچسپی سے سنتے رہے دورانِ گفتگو حضور ان کے سامنے قرآنی تعلیم کی عظمت اور اسلام کی خصوصیات بڑے دلنشین پیرائے میں بیان فرماتے رہے۔

جیسا کہ خاکسار اپنی رپورٹوں میں پہلے بھی عرض کر چکا ہے اس سفر میں بس ایک ہی چیز ہے جو ہر وقت حضور کے پیشِ نظر رہتی ہے۔ اور ایک ہی فکر ہے جو ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ ہر جگہ خدائے واحد لاشریک کی پرستش ہونے لگے اور انسانیت کے حقیقی محسن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پوری شان کے ساتھ ساری دنیا پر جلوہ گر ہو جائے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی آپ کی گفتگو آپ کے اسی اندازِ فکر کی آئینہ دار تھی۔

اس وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا جس میں برطانوی وزیر خارجہ ڈاکٹر اوون تقریر کر رہے تھے۔ حضور چند دوستوں کے ساتھ سپیشل گیلری میں تشریف لے گئے ایک ہال میں آپ کی سابق وزیر اعظم ایڈورڈ ہیتھ سے ملاقات ہوئی آکسفورڈ میں طالب علمی کے زمانہ میں مسٹر ہیتھ آپ کے کلاس فیلو بھی رہ چکے ہیں اس مختصر سی ملاقات میں کئی پرانی یادیں تازہ کیں۔ ساڑھے پانچ بجے حضور اپنے معزز میزبان مسٹر ٹام کاکس کا شکریہ ادا کر کے واپس مشن ہاؤس تشریف لائے لندن کے بعض اور مدعو کردہ معززین نے بذریعہ خطوط اس بات کا اظہار کیا کہ وہ قلتِ وقت کی وجہ سے استقبالیہ

میں شامل نہ ہونے پر اظہار افسوس کرتے ہیں اور دلی خواہش رکھتے ہیں کہ کسی موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا شرف حاصل کر سکیں۔ ان میں وزیر اعظم برطانیہ، اپوزیشن پارٹی کے لیڈر مسٹر ہیتھ اور لارڈ میئر آف لندن شامل ہیں اسی طرح ہاؤس آف کامنز کے سپیکر نے بھی معذرت کے خط میں لکھا کہ چونکہ عین دوران RECEPTION وہ ہاؤس کی صدارت کر رہے ہونگے اس لئے شامل نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے اپنے خط میں اس محرومی پر بہت افسوس کا اظہار کیا۔

ہاؤس آف کامنز میں حضور کی دعوتِ استقبالیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی اس سلسلہ میں مکرم امام صاحب کے صاحبزادہ عزیزم منیر احمد خان رفیق اور ان کے ساتھیوں نے بڑی جانفشانی دکھائی۔ دعوت کے جملہ انتظامات کے علاوہ مدعوین کو دعوت نامے بھجوانے اور ان سے CONFERMATION لینے کے لئے ان کو لگاتار کئی دن تک بہت محنت کرنی پڑی فجزاھم اللہ خیرا

ہاؤس آف کامنز یعنی عوام کے نمائندوں کی برطانوی پارلیمنٹ (دار العوام) کی ابتداء ۱۵۴۷ء میں ویسٹ منسٹر محل کے سینٹ سٹیفنز کے گرجا میں ہوئی جہاں ۱۸۳۴ء تک یہ دار العوام قائم رہا۔ اس سال آتشزدگی سے اس کو نقصان پہنچا۔ لیکن اس کا زیریں حصہ بچ گیا ۱۸۵۲ء میں نئے ایوان کی تعمیر مکمل ہوئی مگر ۱۹۴۱ء میں جرمنوں نے شدید بمباری سے اس کا ایک حصہ تباہ کر دیا اس کے بعد اس حصہ کی تعمیر نو کا کام ۱۹۵۰ء میں مکمل ہوا شکل و صورت اور مکانیت کے لحاظ سے یہ ۱۸۵۲ والے ایوان جیسا ہی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ضرور ہوا ہے کہ زائرین اور پریس کے لئے بڑی بڑی گیلریاں بنا دی گئی ہیں۔

دریائے ٹیمز کے کنارے واقع برطانوی پارلیمنٹ کی یہ عمارت اپنی طرز تعمیر اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے اور برطانیہ عظمیٰ اور اس کی روایات کی صحیح عکاسی کرتی ہے یہی وہ برطانوی ایوان ہے جس میں بیٹھ کر انگریز ساری دنیا فتح کرنے کے منصوبے بنایا کرتے تھے اور اسی ایوان سے دنیا بھر میں مسیحی مذہب کو پھیلانے کی بھی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے لیکن آج مسیح محمدی کا ایک نائب اور خلیفہ راشد اسی ایوان کے ایک حصہ میں عیسائی مدعوین کے درمیان اسلام کی فتح اور سلطنت برطانیہ میں اسلام فروغ کے سلسلہ میں اپنے منصوبوں کا اعلان کر رہا تھا۔

قادیان میں شادی کی ایک تقریب

مورخہ ۲۸/۶ کو مکرم مولوی عبد المومن صاحب شاہ آف کوریل کشمیر مبلغ سلسلہ اڑیسہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا۔ مکرم عبد المومن صاحب اڑیسہ سے اپنی شادی کی غرض سے اور ان کے بڑے بھائی مکرم عبد الحفیظ صاحب اور خالہ زاد بھائی مکرم ناصر احمد صاحب کشمیر سے شادی میں شرکت کی غرض سے قادیان آ گئے تھے۔ چنانچہ مورخہ ۲۸/۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات میں درویشان کرام کثیر تعداد میں مکرم غلام قادر صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ یہاں پر بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے موجب رحمت و برکت بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر

ولادت

حیدرآباد۔ مکرم سید میر احمد ظفر صاحب کے ہاں ۲۰ جون کو پہلی لڑکی تولد ہوئی:- "مبارکہ شاہین" تجویز کیا گیا نومولودہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(ایڈیٹر)

درخواست دعا

خاکسار کے کاروبار میں ترقی اور برکت اور بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد معین ساکن چندا پور حال مقیم ناگر کرنول

(۲) خاکسار کا بیٹا عزیز عطاء الٰہی صاحب بیرونی ملک میں ہے بعض مشکلات میں ازالہ کے لئے، دینی و دنیوی ترقیات اور بہتر روزگار کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: فضل الٰہی خان درویش

لندن کانفرنس کی مختصر روداد — بقیہ صفحہ

دیدہ زیب نمائش کا اہتمام کیا گیا چنانچہ کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کے [illegible] Auditorium کی سامنے کی دیوار جہاں سے اندر داخل ہونے کا راستہ تھا انگریزی کے جلی حروف میں سرخ رنگ کے کپڑے پر نہایت عمدگی سے

"حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر بین الاقوامی کانفرنس منعقدہ ۲، ۳، ۴ جون بمقام کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن"

لکھا ہوا تھا ہال میں داخل ہوتے ہی ہر آدمی کی نظر نمائش پر پڑتی تھی جس کو حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی بعد از صلیب کے سلسلہ میں مختلف چھوٹی بڑی تصاویر نقشہ جات، چارٹس اور انگریزی اردو ہسپانوی، سویڈش۔ ہندی فرنچ جرمن ڈچ، سریانی۔ فارسی اور عربی میں متعلقہ لٹریچر کے ساتھ بڑے خوبصورت طریق سے سجایا گیا تھا۔ کانفرنس کی تقریب سعید کی مناسبت سے لندن مشن نے بعض کتابیں خاص طور پر شائع کروا کر نمائش میں رکھوائی تھیں ان میں ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ تھا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد کی تعمیل میں

Jesus in India

کے نام سے نہایت عمدہ طور پر طبع کروایا گیا تھا یہ کتاب بھی نمائش میں موجود تھی۔

دوسری کتاب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی

"Where did Jesus die?"

تیسری "Jesus in Kashmir" اور چوتھی 'Deliverance from The Cross' تھی جسے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ نے لکھا ہے یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے اور یہ سو صفحات کی ایک ٹھوس علمی کاوش ہے جس میں حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے عنوان سے مؤثر مدلل رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی شرکائے کانفرنس اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوئی۔

محترم چوہدری رشید احمد صاحب اور ان کے معاونین شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مکرم امام صاحب کی راہنمائی میں بڑی محنت سے نمائش کو ترتیب دے کر اسے ایک نہایت ہی حسین پیشکش بنا دیا جو موقع کی مناسبت سے بہت مفید ثابت ہوئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نمائش کی ہر چیز احمدیت کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت تھی جو دیکھنے والوں کے لئے دعوت غور و فکر کے علاوہ علم میں اضافہ اور ایمان میں زیادتی کا موجب بھی بنتی رہی۔

سہ روزہ عالمی کسر صلیب کانفرنس منعقدہ ۲ تا ۴ جون ۱۹۶۸ء کی کارروائی کی روداد تو اب ختم ہوئی۔ اس کے شاندار نتائج اور تبشیری ثمرات کے متعلق بھی خاکسار وقتاً فوقتاً احباب جماعت کی خدمت میں عرض کرتا رہے گا و باللہ التوفیق۔

درخواست دعا

احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و عافیت سے رکھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے لندن کانفرنس میں آپ کو کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہر قدم پر روح القدس سے ہمیشہ آپ کی تائید و نصرت فرماتا چلا جائے آپ کی زبان میں ایسا جذب اور بیان میں ایسا اثر عطا ہوتا رہے کہ حق کی متلاشی روحیں اسلام کی طرف کھنچی چلی آئیں آپ کی خلافت کے عہد سعادت میں ہم وہ دن جلد دیکھ لیں جب اقوام یورپ میں بھی اسلام کی روحانی تیزی سے چلنے لگے کہ سرزمین یورپ اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے آمین۔

لندن کی کسرِ صلیب کانفرنس کے متعلق برطانوی پریس میں غیر معمولی چرچا

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعتِ احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونیوالی بین الاقوامی کانفرنس کے متعلق برطانیہ کے بعض مشہور اور کثیر الاشاعت اخبارات نے تصاویر سے مزیّن خبریں نمایاں طور پر شائع کی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں دو ہفتہ وار اخباروں کی خبروں کا ترجمہ جو الفضل مورخہ ۲۱ و ۲۲ ؍جون کی اشاعتوں میں شائع ہوا، ہدیۂ قارئین ہے :۔ (ایڈیٹر بدر)

(۱) کانفرنس کے متعلق برطانیہ کے مشہور اخبار "سنڈے مرکری" کی خبر کا ترجمہ

"گزشتہ اتوار کے روز (۴ ؍جون ۷۸ء کو) کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن کے ایگزیبیشن ہال کی گیلریاں بھی سامعین سے بھری ہوئی تھیں کیونکہ اُس روز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے دُنیا کے مختلف ممالک کے ڈیڑھ ہزار سے زیادہ افراد "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب سُننے کے لئے وہاں کھنچے چلے آئے تھے۔

۶۹ سالہ خلیفۃ المسیح حضرت مرزا ناصر احمد نے جو دُنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے ایک کروڑ افراد کے رُوحانی پیشوا ہیں، ہال کے مرکزی اسٹیج سے کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ہال جماعت کے ممتاز افراد سے پُر تھا۔ علاوہ ازیں گیمبیا، ماریشس اور سیرالیون کے ہائی کمشنرز اور لائبیریا کے سفیر موصوف بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

اپنے ایک گھنٹہ کے خطاب کے دوران خلیفۃ المسیح کو مسلسل پریس فوٹو گرافروں کے کیمروں کی فلیش لائٹوں اور فلڈ لائٹوں کی چکا چوند کا سامنا رہا۔ ان کے دَورہ برطانیہ کی مصروفیات پر مشتمل ایک دستاویزی فلم تیار کی جارہی ہے۔

اِس سہ روزہ کانفرنس میں انفرادی طور پر بہت سے عیسائیوں اور پادریوں نے بھی شرکت کی۔ ان پادریوں میں ویسٹ منسٹر کے کیتھولک آرچ بشپ کارڈینل ہیوم کے ایک نمائندے اور پولینڈ کے کیتھولک چرچ کے دو باضابطہ نمائندے بھی شامل تھے۔ مؤخرالذکر دو نمائندے کانفرنس کی کارروائی سُننے کے لئے پولینڈ سے برطانیہ آئے تھے۔

اپنے اختتامی خطاب میں خلیفۃ المسیح نے فرمایا "اس کائنات کی بنیادی صداقت توحید باری تعالیٰ ہے ..... صرف اور صرف اسی کی ذات اس لائق ہے کہ زمین اور آسمانوں کی تمام مخلوق اُسی کی عبادت کرے۔"

احمدیوں کا ایک بنیادی عقیدہ ان کے اس دعوے پر مشتمل ہے کہ مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے، صلیب سے زندہ اُترنے اور صحت یاب ہونے کے بعد اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں وہ ہندوستان آئے اور طویل عمر پانے کے بعد وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا مقبرہ کشمیر کے دارالحکومت سرینگر میں ہے۔

کانفرنس کے دوسرے روز (یعنی ۳ ؍جون ۱۹۷۸ء) کو کانفرنس میں شرکت کرنے والے چھ سَو مندوبین نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی جس میں انڈین گورنمنٹ سے احترام اور تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے مقبرہ کے متعلق تحقیق کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ سب سے پہلے اِس مقبرہ کی نشاندہی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے کی تھی۔

کانفرنس میں شرکت کے علاوہ خلیفۃ المسیح جو یہاں اپنی حرم حضرت بیگم صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ گوناگوں جماعتی مصروفیات میں منہمک ہیں۔ بہت سے برطانیہ اور دیگر متعدد ممالک کے اخباری نمائندوں اور پریس فوٹو گرافروں کو آپ انٹرویو دے چکے ہیں۔ اسی طرح ریڈیو کے کئی نمائندوں اور بی بی سی ٹیلیویژن کے نمائندے نے بھی آپ کا انٹرویو ریکارڈ کیا ہے۔

۳۱ ؍مئی ۱۹۷۸ء کو ہیتھرو ایرپورٹ پر اُترنے کے بعد گیمبیا کے ہائی کمشنر، کانفرنس کے کنوینر امام مسجد لندن مسٹر بی۔ اے۔ رفیق، سر ظفر اللہ خان اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ موٹروں کے ایک قافلہ کے ساتھ ایرپورٹ سے پٹنی میں واقع مسجد لندن روانہ ہوئے جہاں آپ کے ایک ہزار متبعین آپ کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ ایرپورٹ سے مسجد لندن کے راستہ میں جگہ جگہ آپ کی جماعت کے افراد نے جنہوں نے خیر مقدمی قطعات اُٹھائے ہوئے تھے۔ آپ کی موٹر کار کی طرف، جس پر جماعت کا سفید اور کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا آرائشی نشان آویزاں تھا، ہاتھ ہلا ہلا کر آپ کا استقبال کیا۔

مسجد لندن پہنچ کر خلیفۃ المسیح نے تمام دُنیا سے آئے ہوئے مندوبین اور برطانیہ کے احمدیوں سے جن میں سے بیشتر برطانیہ کے شمالی علاقوں اور مڈلینڈ سے بسوں اور موٹر کاروں کے ذریعہ لندن آئے تھے، ملاقات فرمائی اور ان سے باتیں کیں۔

کانفرنس کے افتتاح کے روز آپ نے مسجد لندن میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ بُدھ کے روز (یعنی ۷ ؍جون ۱۹۷۸ء کو) آپ نے اُس استقبالیہ میں شرکت فرمائی جس کا اہتمام آپ کے اعزاز میں ممبر پارلیمنٹ مسٹر ٹام کاکس نے دارالعوام میں کیا تھا۔

("سنڈے مرکری" مورخہ ۱۱ ؍جون ۱۹۷۸ء)

(۲) "وہ شخصیّت جس کے کندھوں پر رہنمائی کی ذمّہ داری ہے"

یہ ہے وہ عنوان جس کے تحت مڈلینڈ برطانیہ کے اخبار مذکور "سنڈے مرکری" نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعتِ احمدیہ کا اپنے قارئین سے تعارف کرایا ہے۔ اُس کے تعارفی نوٹ کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے:

"حضرت مرزا ناصر احمد مسیح موعود کے تیسرے جانشین اور خلیفہ ہیں۔ آپ نومبر ۱۹۰۹ء میں انڈیا کے ایک دیہی قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے اور نومبر ۱۹۶۵ء میں خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے آپ کا انتخاب عمل میں آیا۔

بہت چھوٹی عمر میں آپ نے پورا قرآن مجید حفظ کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے آپ نے عربی میں آنرز کی ڈگری لی۔ اس کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں سے فلاسفی اور عربی میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں آپ نے بیلیل کالج آکسفورڈ میں اپنی تعلیم جاری رکھی اور وہاں سے آنرز کی ڈگری لی۔ آپ کئی زبانوں میں گفتگو کرنے پر قادر ہیں۔

۱۹۴۴ء میں آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور اس عہدہ پر جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب ہونے تک فائز رہے۔ آپ کی زیرِ ہدایت و نگرانی افریقہ کے متعدد ممالک میں بہت کثیر تعداد میں سکولوں، طبّی مراکز اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا ہے نیز بہت سے اخبار اور رسالے بھی جاری ہوئے ہیں اور جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں میں بہت وسعت پیدا ہوئی ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) ۱۸۳۵ء میں قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ اُس وقت قادیان ایک گاؤں کی حیثیت رکھتا تھا اور بہت کم لوگوں نے اس کا نام سُنا تھا۔ لیکن اس دُور افتادہ گاؤں سے ہی اسلام کی ایک ایسی زبردست تبلیغی مہم کا آغاز ہونا مقدر تھا۔ جسے دیکھ کر دُنیا نے حیرت زدہ ہو جانا تھا۔ اسی گاؤں میں ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ معرضِ وجود میں آئی جس نے آگے چل کر دُنیا میں تبلیغِ اسلام کی زبردست مہم کا آغاز کیا۔

حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے قرآنی تعلیم کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا کہ مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اُنہیں صلیبی موت سے نجات عطا کی۔ آپ نے اس بارہ میں ذاتی طور پر تحقیق کر کے ثابت کیا کہ واقعۂ صلیب کے بعد مسیح (علیہ السلام) فلسطین سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور وہیں انہوں نے طبعی موت سے وفات پائی۔

۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے دعوےٰ کیا کہ قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے اُنہیں مسیح موعود کے منصب پر فائز کیا ہے۔ پختہ ایمان کی قوّت، کامل للّٰہیت اور افرادِ جماعت کی بے لوث قربانیوں کے بَل پر جماعتِ احمدیہ، اِسلام کے دائرہ کے اندر شدید مصائب اور مخالفت کے باوجود اُس دن سے لے کر آج کے دن تک مسلسل ترقی کرتی چلی آرہی ہے۔"

"سنڈے مرکری"

(بابت ۱۱ ؍جون ۱۹۷۸ء)

"کیا مسیحؑ کی قبر کشمیر میں ہے؟"

"سنڈے ٹیلیگراف" کا ایک خصوصی مقالہ!

برطانیہ کے مشہور اخبار "سنڈے ٹیلیگراف" نے جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ کے شمارہ میں اپنے نامہ نگار پیئرسن فلپس کا ایک طویل مقالہ مع متعدد فوٹوگرافس شائع کیا۔ فلپس نے برطانیہ سے سرینگر جاکر اور قبر مسیحؑ کے متعلق خود معلومات حاصل کرکے یہ مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ اس کے اس مقالہ کے بعض اقتباسات کا ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے:—

"(۱) اس ہفتہ لندن کے کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ میں عیسائی دنیا سے یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ احمدیہ فرقہ کے ایک کروڑ افراد کے اعتقاد کے بموجب وہ اس بات پر ایمان لے آئے کہ مسیح برصغیر کی سرزمین میں مدفون ہے۔ پیئرسن فلپس نے خود کشمیر جاکر اور براہ راست معلومات حاصل کرنے کے بعد یہ مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ تصاویر جولین کالڈر کی کھینچی ہوئی ہیں جو اس سفر میں اس کے ہمراہ تھا۔

اپنے اس مقالہ میں پیئرسن فلپس [illegible] رہا ہے:—

اگر اس بات کی حیثیت (کہ مسیح کشمیر میں ہے) قدیم زمانہ کی ایک عجیب و غریب اور انوکھی کہانی کی ہوتی تو ہم خندۂ استہزاء سے کام لے کر اسے نظرانداز کر دیتے ...... لیکن دنیا کے ایک کروڑ انسان جن کا تعلق ایک مسلمان فرقہ سے ہے اور جو احمدی کہلاتے ہیں، اس بات کو جزوِ ایمان سمجھتے ہیں اور اس بات پر دلی یقین رکھتے ہیں کہ یہ (یعنی سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع مقبرہ) واقعی مسیحؑ کا مقبرہ ہے۔ وہ نہ صرف خود اس بات پر یقین رکھتے ہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے علاوہ دنیا کا ہر شخص اس پر ایمان لے آئے۔ یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ اس موضوع پر ان سے جتنا بھی سنا جائے اتنا ہی زیادہ یہ احساس بڑھتا جاتا ہے کہ بادی النظر میں جو بات الٹی گنگا بہانے کے مترادف نظر آتی ہے وہ ایسی الٹی گنگا ہے نہیں۔

اس ہفتہ کے اواخر میں جماعت احمدیہ نے کینسنگٹن میں واقع کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کرایہ پر حاصل کی ہے تاکہ وہ اس میں ایک سہ روزہ کانفرنس منعقد کرسکیں اور یہ اس کے ذریعہ عیسائی دنیا کے سامنے جو فی زمانہ بے اعتقادی کی شکار ہے، اپنے اس نظریہ کو پیش کرسکیں۔ انہوں نے آثار قدیمہ کے ماہرین، دینی علوم میں دسترس رکھنے والوں اور مستشرقین کی ایک جماعت اکٹھی کی ہے جو اس امر کے مؤید ہیں کہ جب مسیحؑ کو صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو وہ زندہ تھے بعد میں وہ ہمالیہ کے دامن میں واقع وادیٔ کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے جہاں پہلے سے یہودیوں کی ایک جمعیت موجود تھی اور ان سب ماہرین سے اوپر اور بلند و بالا فرقہ احمدیہ کے روحانی سربراہ اعلیٰ خلیفۃ المسیح (حضرت مرزا ناصر احمد) کی سفید ریش بزرگ شخصیت ہے جو ایک زمانہ میں بے لئیل (آکسفورڈ) میں ایڈورڈ ہیتھ کے ہمراہ تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں آپ بھی مذکورہ کانفرنس میں تقریر فرمائیں گے۔"

(۲) "احمدیوں کے نزدیک دو چیزیں ہر طور قبول کئے جانے کے قابل ہیں۔ اوّل یہ کہ اگر سرینگر کی ایک گلی کے کونہ میں مسیحؑ مدفون ہیں تو پھر یروشلم میں نہ ان کی موت واقع ہوئی اور نہ وہ مر کر جی اٹھے۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ صلیب کی اذیت سے بچ نکلے تھے اور مرنے سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ جا نبحق شرق سفر کرتے ہوئے وادیٔ کشمیر میں چلے آئے اور سالہا سال بعد وہیں انہوں نے وفات پائی کٹر عیسائیوں کے نزدیک اگر یہ دونوں باتیں کفر نہیں تو بھی معقولیت سے عاری ضرور ہیں۔ لیکن کچھ عیسائی جو اتنے کٹر نہیں ہیں جدید سائنسی علم کی روشنی میں اس بارہ میں بحث کرتے رہتے ہیں کہ صلیب پر لٹکائے جانے اور مر کر جی اٹھنے کے واقعہ کی اصلیت کیا ہے اور مسیحؑ پر اس وقت کیا بیتی تھی۔

بعدہٗ ٹیورن میں محفوظ مقدس کفن کے بارہ میں سائنسی تحقیق کا جو اس برس ہیں گرما گرمی اور شدت پیدا کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ کفن کی فراہم کردہ شہادت سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد مسیحؑ کو اس چادر میں لپیٹ گیا تھا تو لپیٹے جانے کے وقت ان کا دورانِ خون کا نظام بدستور کام کر رہا تھا دل کا ایسی حالت میں ہوتا کہ وہ خون کو جسم کے مختلف حصوں میں پمپ کر سکے اور جس کی وجہ سے زخموں سے خون نکل نکل کر کفن پر دھبے ڈال سکے اس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ جدید طبی اصطلاح کی رو سے مسیحؑ اس وقت زندہ تھے۔ عیسائی عقائد میں یہ رخنہ یا شگاف بعینہٖ وہ امر ہے جسے احمدی مسلمان اور وہ تمام لوگ جو مقبرہ مذکور کو مسیحؑ کا مقبرہ تسلیم کرتے ہیں سالہا سال سے سننے کے منتظر تھے۔ اپنے پیغام کو براہ راست دوسروں تک پہنچانے کے لئے انہوں نے تعلقاتِ عامہ کی ایک فرم کی خدمات حاصل کی ہیں، پریس کانفرنسوں کا اہتمام کیا ہے اور ابلاغ عامہ کے ہر جدید طریقہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ یہ سب کچھ کس غرض کے ماتحت کر رہے ہیں۔ ان کا اس سارے معاملہ سے کیا تعلق ہے جدید پاکستان میں سے بیرونی دنیا میں پہنچنے والا یہ راسخ العقیدہ مسلم فرقہ اپنے نقطۂ نظر کو لندن میں عام کرنے کے لئے یہ سب جدوجہد کیوں کر رہا ہے؟

...... دوسروں کو مسلمان بنانے میں احمدی بڑے مستعد اور پُرجوش واقع ہوئے ہیں وہ اسلام کے پیغام کو کرۂ ارض کے چاروں اطراف میں پہنچانے میں بہت گرمجوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کام کی انجام دہی میں وہ ان نوجوانوں کی تبلیغی سرگرمیوں سے استفادہ کرتے ہیں جو اپنی زندگیاں جماعتی خدمات بجا لانے کے لئے وقف کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان نوجوانوں کو معقول حد تک اخراجات دیئے جاسکتے ہیں۔

جماعت کے ہر رکن کی مجموعی آمد کا دسواں حصہ جماعت کے بیت المال میں جمع ہوتا ہے بہت سے لوگ اس سے بھی زیادہ رقم وقف کر دیتے ہیں ایسے بھی ہیں جو اپنی آمدنی کا تیسرا حصہ بطور چندہ دے ڈالتے ہیں۔ ملک کے اندر بعض مالدار پاکستانی اور ملک سے باہر بھی بعض اچھے متمول لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔"

(۳) اس جماعت میں گرمجوشی کی آئینہ دار خاندانی قربت کا احساس بہت نمایاں ہے اس کے موجودہ سربراہ جو خلیفہ کے معزز لقب سے ملقب ہیں بانیٔ جماعت کے پوتے ہیں بانیٔ جماعت کے وصال کے بعد تیسرے سربراہ کی حیثیت سے وہ خلیفۃ المسیح الثالث کہلاتے ہیں ان کے والد دوسرے خلیفہ تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی بیرونی مشنوں کے محکمہ کے انچارج ہیں یہ محکمہ بیرونی ملکوں میں تبلیغ اسلام پر دو کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرتا ہے دنیا بھر میں ۵۲۵ مساجد تعمیر کی جاچکی ہیں صرف مغربی افریقہ میں ہی یہ جماعت اٹھارہ ہسپتال یا طبی مراکز اور سترہ سیکنڈری سکول چلا رہی ہے۔

بانیٔ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک کیا عیسائی دنیا اور کیا مسلم دنیا ہر جگہ ہی روحانی اقدار پامال ہوچکی ہیں۔ انہوں نے ۱۸۹۰ء میں اپنے پیغام کی اشاعت شروع کی انہوں نے بے دینی کے خلاف جہاد کا اعلان کیا لیکن یہ جہاد تلوار کا نہیں بلکہ قلم اور زبان کا جہاد تھا وہ قلم کے دھنی تھے چنانچہ انہوں نے بے شمار کتابیں تصنیف کیں۔ آج بھی چھاپہ خانوں کا قیام احمدیوں کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ بیرونی مشنوں کا محکمہ ۲۲ ماہوار رسالوں کو کنٹرول کرتا ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں شائع ہوتے ہیں۔ قرآن کا دنیا کی درجنوں زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے ان میں اسپرانٹو زبان بھی شامل ہے۔

حافظ مرزا ناصر احمد کا کہنا ہے کہ "یہ دور بے حد اہم ہے وقت کے ضیاع کی قطعاً گنجائش نہیں بالخصوص آئندہ پچیس سال بے انتہا اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ اسی عرصہ میں ایک روحانی انقلاب دنیا میں رونما ہونے والا ہے۔

برطانیہ میں ایک احمدیہ مسجد ۱۹۲۴ء سے قائم ہے جو جنوب مغربی لنڈن میں گریسن ہال روڈ پر واقع ہے اس کی چھوٹی چھوٹی شاخیں سارے برطانیہ میں قائم ہیں برطانیہ میں احمدیوں کی تعداد دس ہزار کے قریب ہے موجودہ امام مسٹر بی اے رفیق بہت شائستہ اور پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں ان کا زمیندار خاندان شمالی مغربی سرحدی علاقہ میں انگریزوں کا مقابلہ کیا کرتا تھا۔ برطانیہ کی مقامی آبادی میں سے ابھی بہت تھوڑے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ شراب اور اسی قسم کی دوسری چیزوں سے بکلی اجتناب، پردہ نماز اور ذکر الٰہی وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ جو اہل برطانیہ کے ثقافتی مزاج سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتیں تاہم احمدیوں کا کہنا یہ ہے کہ اسلام کے نمایاں غالب آنے میں وقت لگے گا۔ وقت آئے گا کہ برطانیہ ایسے مذہب کی تلاش میں سرگرداں

ہوگا۔ جو ان کے درمیان خلا کو پُر کر سکے۔ وہ مذہب جو ان کے روحانی خلا کو پُر کرے گا وہ اسلام ہی ہوگا"۔

۴۔ "اگر مسیح کے صلیب سے زندہ اتر نے اور کشمیر کی طرف ہجرت کر جانے سے متعلق احمدیوں کے دلائل کو تسلیم بھی کر لیا جائے اگرچہ بائیبل اور دُعا کی کتاب کو رد کرنے کے بعد ہی ایسا ممکن ہو سکتا ہے تو بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ مسیح کو کیا پڑی تھی کہ اس نے کشمیر کی طرف ہجرت کی اور بقیہ زندگی وہاں گزار دی؟ احمدیوں کے پاس اس سوال کا جواب بھی ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے مجھے بتایا کہ "اسرائیل کے بارہ قبائل ہیں۔ صرف دو قبیلے جو دیا میں آباد تھے جہاں کہ صلیب کے واقعہ تک مسیحؑ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصّہ گزارا۔ مسیحؑ نے خود اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کہ انہیں بنی اسرائیل کے دوسرے قبائل تک بھی خدا کا پیغام پہنچانا ہے۔ وہ قبائل کہاں تھے؟ وہ ایشیا میں شمال مشرق کی جانب شام ایران، افغانستان اور کشمیر میں آباد تھے"۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کشمیریوں کا ایک قبیلہ جو گوجر کہلاتا ہے انہیں دیکھ کر آج بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا وہ براہ راست مصور بائیبل کی کسی تصویر میں سے نکل کر ہمارے سامنے آ کھڑے ہوئے ہیں۔

سنسکرت اور فارسی لٹریچر کا گہرا مطالعہ کرنے والے محققین نے بھی مسیح کی کشمیر میں آنے کے نظریہ کی تائید میں بعض حوالے ڈھونڈ نکالے ہیں ۱۱۵ عیسوی کی ایک کتاب "بھوشیہ مہا پران" نامی کتاب سابق مہاراجہ کشمیر کی لائبریری سے دستیاب ہوئی۔ اس میں مرقوم تھا کہ ۷۸ عیسوی میں شالباہن نامی ایک راجہ کی ایک بہت پُر وقار بزرگ شخصیت سے ملاقات ہوئی وہ بزرگ سفید لباس پہنے پہاڑوں میں ایک جگہ بیٹھے تھے ان کا رنگ زردی مائل گندمی تھا ان بزرگ نے کہا مجھے یسوع نبی کہتے ہیں، میں خدا کا بیٹا ہوں اور کنواری کے بطن سے پیدا ہوا ہوں۔ انہوں نے محبت سچائی اور پاکیزگی قلب کو اپنا مسلک قرار دے دیا اور کہا اسی سبب سے میں مسیح کہلاتا ہوں۔ اسی طرح قدیم فارسی تواریخ میں ایک یوز آسف نامی نبی کا ذکر آیا ہے جو کسی بیرونی ملک سے کشمیر میں آیا تھا۔ وہ خدا خوفی، پاکیزگی اور پرہیزگاری کی تعلیم دیتا تھا یوز آسف نام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ایک عبرانی نام ہے جس کے معنے ہیں "اکٹھا کرنے والا مسیح"۔

(۵) احمدیوں کا کہنا یہ ہے کہ سرینگر کے مقبرہ کے بارہ میں اسی طرح سائنسی بنیادوں پر تحقیق ہونی چاہیئے جس طرح ٹیورن میں محفوظ کفن کے بارہ میں کی گئی ہے ابلاغ عامہ کے جدید طریقوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان دو قلعہ شکن گرزوں (یعنی ٹیورن میں محفوظ ردائے مقدس اور کشمیر میں یوز آسف نبی کا مقبرہ) کے ذریعہ احمدی دنیائے عیسائیت کی دیواروں میں شگاف ڈال کر وہ کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو پہلے مسلمان طاقت کے بل پر حاصل نہیں کر سکے تھے۔ احمدی جو اثر انگیزی کی صلاحیتیں رکھتے ہیں خود بھی اتنے ہی دلچسپ ہیں جتنا کہ ان کا پیغام اپنی ذات میں دلچسپی کا حامل ہے"!

سنڈے ٹیلگراف لندن ۴ جون ۱۹۷۸ء

تبادلۂ خیالات کی دعوت قبول کرنے کا عہد آفرین اعلان بقیہ صفحہ ۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا عہد آفرین اعلان

"برٹش کونسل آف چرچز کی اس کمیٹی نے جو دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں حال ہی میں بنی ہے "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعتِ احمدیہ کی بین الاقوامی کانفرنس کے حوالہ سے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں اس نے دوسروں کے علاوہ جماعتِ احمدیہ کے نمائندوں کے ساتھ بھی کھلے اور تعمیری تبادلۂ خیالات پر آمادگی ظاہر کی ہے مذکورہ بیان میں اس خدشہ کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ کانفرنس کی جو تشہیر کی گئی ہے وہ دل آزاری کا موجب بن سکتی ہے"۔

میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کانفرنس کے انعقاد سے جماعت احمدیہ کا مقصد ہرگز کسی کی دلآزاری نہیں اور کسی کو کبھی اسے دلآزاری پر محمول نہیں کرنا چاہیئے مسیح علیہ السلام کو ہم خدا تعالےٰ کا برگزیدہ نبی اور سچا رسول مانتے ہیں چنانچہ جیسا کہ سب نے دیکھا اور سنا کانفرنس میں شروع سے آخر تک مسیح علیہ السلام کا نام نہایت عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔

کمیٹی کے بیان میں جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمان فرقوں کے درمیان عقائد کے اختلافات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ تمام اسلامی فرقے اپنے اختلافات کے باوجود اللہ تعالےٰ کی توحید، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپکے خاتم النبیین اور افضل الرسل ہونے پر پوری طرح متفق ہیں بنابریں خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے بالمقابل تثلیث کے عیسائی عقیدے سے متعلق موقف کے بارہ میں ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

پھر مذکورہ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "لنڈن کانفرنس پر علی الاعلان تبصرے سے ہمارے گریز کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیت بالعموم دوسرے مذاہب اور ان کے بنیادی عقائد کو جارحانہ اور منفی نوعیت کے حملوں سے نشانہ بناتی رہی ہے گو یہ حملے اس نوعیت کے ہوتے تھے جس نوعیت کے حملے عیسائیت کے بنیادی عقائد پر ہوتے رہتے ہیں۔ ہم اس امر سے تو اتفاق کرتے ہیں کہ عیسائیت بالعموم دوسرے مذاہب کے عقائد پر جارحانہ اور منفی نوعیت کے حملے کرتی رہی ہے اور زبان بھی ایسی استعمال کرتی رہی ہے جو بہت قابل اعتراض ہوتی تھی لیکن ہم اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ یا اس عقیدہ کا اظہار یا اظہار کے لئے کسی کانفرنس کا انعقاد کہ حضرت مسیح خدا کے بزرگ رسول تھے اور ایسی باتیں ان کی طرف منسوب نہیں ہونی چاہئیں۔ جو ان کی رسالت اور بزرگی کے خلاف ہوں یہ بھی مسیحی حملوں کی طرح ایک جارحانہ اور منفی حملہ ہے۔ کمیٹی کا اس امر کو تسلیم کرنا کہ مسیح کا صلیب پر مرنا خدا تعالیٰ کی صفتِ عدل پر حرف گیری اور اس کی ہتک کے مترادف نظر آسکتا ہے اس کی طرف سے ایک خوش آئند اعلان کی حیثیت رکھتا ہے یہ ایک بہت امید افزا اعلان ہے اس سے یہ اُمید بندھتی ہے کہ اگر عیسائی بھائیوں کو پیار کے ساتھ اور احسن طریق سے ان مسائل کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا جائے تو وہ اپنے غلط عقائد کو ترک کر کے اس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت مسیح صلیب پر لعنتی موت مرے اور اس معصوم اور بے گناہ کو دوسروں کے گناہوں کی سزا ملی (جو "May seem" کی رو سے محض نظر آنے یا محسوس ہونے کی حد تک نہیں بلکہ) صریحاً ایک بہتان ہے اور سچ مچ اور حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی صفت عدل کی ہتک کے مترادف ہے۔

ہم خوش ہیں کہ برٹش کونسل آف چرچز نے اب جماعتِ احمدیہ کو باہمی بات چیت کی دعوت دی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ یہ تبادلۂ خیال لنڈن میں یا کسی اور جگہ ہو سکتا ہے۔ ہم اس دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تبادلۂ خیال لنڈن میں اور لنڈن کے علاوہ دوسری جگہوں میں بھی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ لنڈن روم مغربی افریقہ کے کسی ملک کے دار الحکومت کسی ایشیائی ملک کے دار الحکومت اور امریکہ میں باہمی رضامندی سے ۲۴ مقررہ تاریخوں میں اور ایسی شرائط کے ساتھ ہوں جن کی تفصیل باہمی بات چیت کے ساتھ طے کی جائے ہم عقائد کے اختلاف پر رومن کیتھولک چرچ کے نمائندوں کے ساتھ بھی تبادلۂ خیالات کے مواقع کا خیر مقدم کرتے ہیں یہ تبادلۂ خیال ان کے ساتھ علیحدہ طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ یا بشمول برٹش کونسل آف چرچز بیک وقت مجموعی طور پر تمام چرچز کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

نمایاں کامیابی

عزیزم ذکی اللہ عدیل احمد صاحب ابن مکرم ذبیح سمیع اللہ صاحب ایران کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے بی کام فائنل میں نمایاں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی عطا کی ہے اس خوشی میں عزیز موصوف نے اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے۔ شکرانہ فنڈ میں مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ میں پانچ روپے صدقہ پانچ روپے ادا کرتے ہوئے مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

جناب چیف منسٹر صاحب جموں کشمیر و وزیر تعلیم کی خدمت میں قرآن مجید اور دیگر لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۷؍۶؍۷۸ کو جناب چیف منسٹر صاحب اور دیگر منسٹر صاحبان بھدرواہ تشریف لائے اور سیری بازار میں جلسہ ہوا۔ چنانچہ خاکسار کو بھی اسٹیج پر بیٹھنے کا موقع ملا خاکسار نے جناب منسٹر صاحب کی خدمت میں ایک چٹ بھیجی کہ ہم آپ کو قرآن مجید اور لٹریچر کا تحفہ دینا چاہتے ہیں انہوں نے لکھا کہ کل ڈاک بنگلہ میں آ جائیے چنانچہ مورخہ ۲۸؍۶ کی صبح کو خاکسار اور ماسٹر رحمت اللہ صاحب ڈاک بنگلہ گئے اور جناب چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور لٹریچر پیش کیا جس کو انہوں نے پہلے چوما اور بہت خوشی سے قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اس وقت وہاں بہت سے افراد غیر از جماعت بھی موجود تھے۔ اس کے بعد وزیر تعلیم جناب ڈی ڈی ٹھاکر صاحب کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا انہوں نے بھی شکریہ کے ساتھ لٹریچر کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین؛

خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھدرواہ (کشمیر)

برہ پورہ بھاگلپور میں تبلیغی تربیتی جلسہ

بھاگلپور بہار میں مورخہ ۱۰، ۱۱؍ جون کو آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد کرنے کے بعد مورخہ ۱۲؍ جون ۱۹۷۸ء کو برہ پورہ میں تبلیغی و تربیتی اجلاس بعد نماز مغرب ٹھیک ساڑھے سات بجے شام زیر صدارت مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ انچارج کھاگڑیہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ احمدیہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم عزیزم معین احمد خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ کی "صداقت احمدیت" کے موضوع پر ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد عزیزم برادرم سید رفیع احمد صاحب نے محترم ثاقب صاحب زیروی کی نظم ؎

ہم نے سیکھا ہے حوادث میں بھی چلتے رہنا

خوش الحانی سے پڑھی!

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج مغربی بنگال نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول" کے موضوع پر فرمائی۔ بعدہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب آڈیٹر نے "مقام محمود" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے محترم ثاقب صاحب کی نظم ؎

شور دست گے محمد کے آستانے کا

ترنم سے سنائی۔ ازاں بعد مکرم سید عبد الباقی صاحب نے "اسلام میں رواداری" کے موضوع پر تقریر فرمائی بالآخر صدر مجلس نے آیت "هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق" کی روشنی میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں اور ان کے مقام و منصب کی طرف توجہ دلائی۔ دوران جلسہ غیر از جماعت احباب کی طرف سے چھوٹے چھوٹے کنکر بھی پھینکے گئے تا کہ جلسہ درہم برہم ہو احباب سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

(خاکسار: سید عبد النقی سیکرٹری مال برہ پورہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم محفوظ الرحمٰن صاحب موصی بنی ماہنر کے والد محترم عطاء الرحمٰن صاحب کسا بگل سے گر کر پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ دو مرتبہ اپریشن ہو چکا ہے تاحال کوئی فائدہ نہیں ہوا سات ماہ تک ہسپتال میں رہ کر اب تیسرے اپریشن کے لئے کٹک ہسپتال لے جایا گیا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوف کے والد محترم کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲۔ مکرم عبد المجید صاحب بھاگلپوری کراچی میں کچھ عرصہ سے ذہنی طور پر پریشان ہیں ان کے بیوی بچے بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ نیز ان کے بچوں کے امتحانات ہونے

بنگلور میں سیرت النبیؐ کا جلسہ عام

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ جب کیرالا کانفرنس میں شرکت کے سلسلہ میں یکم مئی کو مدراس پہنچے تو ہم نے موصوف سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کر کے بنگلور آنے کی درخواست کی جو انہوں نے منظور فرمائی اور ہم نے جلسہ کے انتظامات شروع کر دئے۔

حسب پروگرام مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ۱۱؍ مئی کو صبح بنگلور پہنچے۔ احباب نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔

مورخہ ۱۲؍ مئی کی رات جلسہ عام مقرر تھا جس کی تشہیر کے لئے بڑے دیدہ زیب پوسٹر اشتہارات اور کار کے ذریعہ سارے شہر میں منادی کرنے کے علاوہ انگریزی اور اردو اخبارات میں اُجرت دے کر اشتہارات شائع کرائے گئے۔ جلسہ سے قبل دو تین دن سے شام کے وقت بارش کا سلسلہ تھا چنانچہ جلسہ کے دن بھی بادل گھرے ہوئے تھے اور مغرب کو کچھ بارش بھی شروع ہو گئی۔ لیکن جلسہ کے وقت بارش ختم ہو گئی اور تارے بھی نکل آئے الحمد للہ

رات ٹھیک نو بجے زیر صدارت الحاج پی ایم عبد الرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ محمد اسحٰق صاحب تنویر ایم اے عثمانیہ کی تلاوت کلام پاک اور محمد اسد اللہ صاحب کی نعت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور حاضرین جلسہ کو درود شریف کا ورد کرنے کی تلقین کی بعدہ الحاج مولوی شریف احمد صاحب امینی نے نبی کریمؐ کی سیرت پاک کے بعض واقعات دلنشین انداز میں بیان فرمائے اور ۷۴ء میں پڑوسی ملک میں ہوئے مظالم اور اس کے مقابلہ میں احمدیوں کے صبر و استقلال کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محمد اسد اللہ صاحب نے سلام پڑھا اور خاکسار نے تمام حاضرین و معزز مقرر کا شکریہ ادا کیا۔ صدر محترم کی دعا کے بعد جلسہ ساڑھے بارہ بجے رات بخیر و خوبی برخاست ہوا جلسہ گاہ میں سینکڑوں مرد اور عورتیں حاضر تھیں اور دور دور تک لوگ لاؤڈ سپیکر پر تقریر سن رہے تھے کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ قارئین کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین؛

(خاکسار: مرزا عبد الرحمٰن بیگ سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ بنگلور)

اخبار قادیان

☆ قادیان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲؍۸ سے ہفتہ قرآن مجید اپنی پوری شان کے ساتھ منایا جا رہا ہے روزانہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر ایک تقریر ہوتی ہے۔ ہفتہ قرآن مجید کی مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔

☆ مکرم محمد سعید صاحب انور بھی تاحال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت بدستور ہے احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

☆ مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی ہرنیا کا اپریشن کرانے کے بعد مورخہ ۸؍۷۸ کو واپس قادیان آ گئے ہیں اللہ تعالیٰ صحت کامل بخشے آمین۔

والے ہیں ان کی پریشانیوں کے ازالہ اور بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح خاکسار کے ماموں اور سید فضل احمد صاحب پٹنہ کے ہم زلف مکرم سید زبیر حسن صاحب آف کراچی کافی عرصہ سے بائیں شانہ میں درد رہتا ہے ان کی کامل صحت کے لئے اور خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: چوہدری منصور احمد چیمہ بی اے قادیان

(۳) برادرم مکرم سید عبد السلام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بھونیشور ان دنوں مختلف امراض سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں احباب کرام ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں خاکسار: سید شاہد احمد سونگھڑوی

اعلان بابت رشتہ وناطہ

از طرف نظارت دعوة و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق شعبہ رشتہ وناطہ چونکہ اب نظارت دعوة وتبلیغ سے منسلک ہو چکا ہے اور رشتہ وناطہ کے تعلق میں احباب جماعت کی راہنمائی اِسی نظارت نے کرنی ہوتی ہے اس لئے رشتہ وناطہ کے تعلق میں تعاون اور راہنمائی کے لئے جملہ خط وکتابت نظارت ہذا سے ہی کی جایا کرے۔ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام بھی اس امر سے احباب جماعت کو بار بار مطلع کرتے رہیں۔

نیز احباب کرام بچوں کے کوائف ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل اُمور کو ملحوظ رکھا کریں:-

۱۔ نام ۲۔ ولدیت ۳۔ عُمر ۴۔ تعلیم ۵۔ صحت ۶۔ شکل وصورت ۷۔ روزگار کی صورت ۸۔ آمد ماہوار یا سالانہ ۹۔ سکونت ۱۰۔ قومیت ۱۱۔ دیگر متفرق اُمور۔

اِس اعلان کی ضرورت اِس لئے پیش آئی کہ احباب جماعت ناواقفیت کی بناء پر رشتہ وناطہ کے بارہ میں نظارت امور عامہ سے خط وکتابت کرتے ہیں اور نظارت امور عامہ کو وہ خطوط نظارت ہذا کو بھجوانے پڑتے ہیں۔ اِس لئے بعض مرتبہ احباب کو جواب دینے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اگر اِس بارہ میں احباب جماعت براہ راست نظارت ہذا سے ہی خط وکتابت کریں تو نظارت ہذا جلد رشتہ وناطہ کے اُمور میں مناسب راہنمائی کر سکتی ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت، عہدیداران ومبلغین کرام رشتہ وناطہ سے متعلق جملہ اُمور کے بارہ میں نظارت ہذا سے ہی خط وکتابت کیا کریں گے۔ اور نظارت ہذا کو اپنا پورا پورا تعاون دے کر ممنون فرماویں گے۔

ماہانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جن لجنات وناصرات کی طرف سے ماہِ مارچ تا مئی ۱۹۷۸ء کی رپورٹیں ملی ہیں۔ اُن کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔

ماہ مارچ ۱۹۷۸ء کی ماہانہ رپورٹ بھجوانے والی لجنات:-

قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ رانچی۔ رہ پورہ۔ کوسمبی۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ دھوان ساہی۔ بھدرواہ۔ سرلونیاگاؤں۔ سونگھڑہ۔ رسول پور۔ بریشہ۔ سورو۔ کیندراپاڑا۔

ناصرات:- قادیان۔ بنگلور۔ چنتہ کنٹہ۔ مدراس۔

ماہ اپریل ۱۹۷۸ء لجنات:- قادیان۔ سکندرآباد۔ شیموگہ۔ رانچی۔ رہ پورہ۔ بھاگلپور۔ پینگال۔ چنتہ کنٹہ۔ ساگر۔ کوڈالی۔ اودے پور کٹیا۔ امروہہ۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ دھوان ساہی۔ بھدرواہ۔ بریشہ۔ سورو۔

ناصرات:- قادیان۔

ماہ مئی ۱۹۷۸ء لجنات:- قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ کلکتہ۔ پٹنہ۔ رہ پورہ۔ چنتہ کنٹہ۔ ساگر۔ اُودے پور کٹیا۔ پینگال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ دھوان ساہی۔ سونگڑہ۔ بریشہ اور رانچی۔

ناصرات:- قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ اور چنتہ کنٹہ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دُعا: مکرمہ نصرت یونس صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور Mount Carmel School میں بفضلہ تعالیٰ برسر روزگار ہوئی ہیں موصوفہ نے ماہ ہذا کے بارہ دنوں کے مشاہرہ میں سے مبلغ ۲۵/- روپیہ "تعمیر چار دیواری زنانہ جلسہ گاہ" میں ادا فرمائے ہیں۔ موصوفہ نے بی۔اے آنرز کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ موصوفہ کو مزید ترقیات سے نوازے اور امتحان میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور۔

شکریۂ احباب

خاکسار کے والد ماجد بزرگوارم حضرت مرزا برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی وفات پر بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی طرف سے ہند و پاک کے علاوہ برطانیہ امریکہ اور کینیڈا سے بذریعہ خطوط جس طرح اظہارِ تعزیت اور خاکسار کے ساتھ ہمدردی اور غمگساری کا اظہار کیا گیا ہے، خاکسار ان سب حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ ہو۔ اور سب کی مشکلات دُور فرمائے۔ صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔

گو خاکسار نے احباب کو خطوط کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی ایک بہت بڑی تعداد باقی ہے۔ لہٰذا اخبار بدر کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: مرزا منور احمد درویش قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۳۰ر جون ۷۸ء بعد نمازِ جمعہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ کی دونوں صاحبزادیوں مکرمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ اور مکرمہ قمر النساء بیگم صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان علی الترتیب، مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ انڈیمان کے دونوں صاحبزادوں مکرم عزیز احمد صاحب اور مکرم خلیق احمد صاحب کے ساتھ ۳۵۰۰/- ، ۳۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے عوض میں خاکسار نے پڑھا۔

اِس خوشی میں مکرم نوجوان صاحب نے شکرانہ فنڈ میں دس روپے، اور اعانت بدر میں دس روپے اور مکرم نذیر احمد صاحب نے مذکورہ دونوں مدات میں پانچ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہما اللہ تعالیٰ۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِن رشتوں کو بابرکت فرمائے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنا دے آمین۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

VARIETY CHAPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن ربڑ سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
ویرائٹی چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید و فروخت و تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE: 76360.

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

تاریخی دینی ادارہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نَو کے لئے مخلصانہ وعدے!

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے احباب جماعت کے دِلوں میں قربانی کا نہایت قابلِ قدر جذبہ پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نَو کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے جو تحریک کی گئی تھی، اُس کے جواب میں بلا تاخیر بعض مخلصین کی طرف سے وعدے اور رقوم آنا شروع ہوگئی ہیں۔ بعض مخلصین نے ایک ایک کمرہ کے مکمل اخراجات کے وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ اور بعض نے اپنی استطاعت کے مُطابق ایک سو، دوسو یا ہزار روپیہ کی رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور جزائے خیر بخشے۔

جماعت کے جو دوست استطاعت رکھتے ہوں اُن کے لئے اس صدقۂ جاریہ کے لئے مالی قربانی کا بہت عُمدہ موقع ہے۔ اور نظارت ہذا اُن کے مخلصانہ وعدوں کی منتظر ہے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

ضروری اعلان

اِن شآء اللہ اِس سال رمضان المبارک ۴ر اگست ۱۹۷۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے جو دوست ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں تشریف لاکر گزارنے اور یہاں کے رُوحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن سُننے اور اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت کی تصدیق سے جلد از جلد نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان میں بھجوادیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے خورونوش کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

اُمید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوادیں گے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

اعلانِ نکاح

آج مورخہ ۳۰ر جون ۷۸ء کو بعد نمازِ جمعہ خاکسار نے عزیزہ ردبینہ احمد سلمہا بنت مکرم سید سجّاد احمد صاحب آف رانچی کا نکاح عزیزم سید محمد عارف ناصر سلمہ پسر مکرم سید محمد الیاس ناصر صاحب مقیم انگلینڈ کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھایا۔ اس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے اور سلسلہ کے لئے یہ نکاح ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

فریقین کی طرف سے شکرانہ فنڈ، شادی فنڈ، اعانت بدر اور صدقہ فنڈ میں چندہ ادا ہوا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعتِ احمدیہ قادیان۔

قادیان پولیس چوکی، تھانہ میں تبدیل

یکم جولائی ۱۹۷۸ء سے پولیس چوکی قادیان کا درجہ بڑھا کر اسے پُورا تھانہ بنا دیا گیا ہے۔ اس کے پہلے انچارج شری رام سرن داس جی مقرر ہوئے ہیں۔

اِس تھانہ کے دائرۂ اختیار میں سری ہرگوبند پور، صدر بٹالہ اور کاہنواں تھانوں کے ۶۶ دیہات لگائے گئے ہیں۔ تین اے۔ ایس۔ آئی، تین ہیڈ کانسٹیبل اور ۳۴ کانسٹیبل اس تھانہ میں تعینات کئے گئے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات اور فِدیۃ الصّیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیّہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویّہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اِس سلسلہ میں آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مُسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد وعورت بیمار ہو۔ نیز ضعفِ پیری یا کسی دُوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اُس کو اسلامی شریعت نے فِدیۃ الصّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صُورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السّلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصّیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اِس نیک عمل میں رہ گئی ہے وُہ اُس زائد نیکی کے صدقے پُوری ہوجائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فِدیۃ الصّیام کی رقوم مستحق غُرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وُہ ایسی جملہ رقوم:

"امیر جماعتِ احمدیہ قادیان"

کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ (آمین)

زکوٰۃ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس صاحبِ مال نے اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی اُس کے مال کو جہنّم کی آگ پر گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کی تختیاں بناکر اُن کے ذریعہ سے اُس کے پہلوؤں پر داغ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دِن فیصلہ کرے گا کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اس سزا کے بعد غور کرے گا کہ آیا اس کو (اب دُوسرے اعمال کے لحاظ سے) جنّت میں داخل کیا جائے یا جہنّم میں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجّہ ہوں

اخبار بدر میں خدّام و اطفال کے دینی نصاب برائے سال ۱۹۷۸ء کا اعلان ہوچکا ہے۔ جملہ قائدین اس امتحان کی تیاری پر خصوصی توجہ دیں اور کوشش کریں کہ کوئی خادم اور طفل اِس امتحان میں شرکت سے رہ نہ جائے۔ اور جلد از جلد امتحان دینے والے خدّام کی تعداد سے اطلاع دیں تاکہ اس کے مطابق پرچے چھپوائے جاسکیں۔ جن مجالس کو نصاب کی کتب درکار ہوں وہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیّہ سے فوراً طلب کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان